سوال

(182) کیا مسجد حرام میں مقتدی یا منفرد نمازی کے آگے سے عورت کا گزرنا نماز کو توڑ دیتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورت مسجد حرام میں امام کے ساتھ یا اکیلے نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزر کر اس کی نماز کو توڑ دیتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت کے نماز توڑنے کے متعلق صحیح مسلم میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"يقطع صلاة الرجل المسلم -إذا لم يكن بين يديه مثل مؤخرة الرحل- المرأة والحمار"[1]

"مسلمان آدمی کی نماز کو جب اس کے آگے کجاوے کے پچھلے حصے کے برابر سترہ نہ ہو عورت، گدھا اور سیاہ کتا توڑ دیتے ہیں۔"

لہذا جب کوئی عورت نمازی اور سترہ کے درمیان سے اگر اس کے سامنے سترہ ہو گزرے یا اس کے اور اس کی سجدہ کی جگہ کے درمیان سے گزرے جبکہ اس کے آگے سترہ نہ ہو تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی اور اس پر نئے سرے سے نماز ادا کرنا واجب ہو گا چاہے وہ آخری رکعت میں ہی کیوں نہ ہو۔ از سر نو نماز ادا کرنا پڑے گی اور راجح قول کے مطابق اس مسئلہ میں مسجد حرام اور دیگر مساجد میں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ اس کے دلائل عمومی ہیں جن میں کسی جگہ کی کوئی تخصیص نہیں اسی لیے امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے اس مسئلہ کو بیان کرنے کے لیے یوں باب قائم کیا ہے "باب السترة بمكة وغيرها" مکہ اور دیگر جگہوں میں سترہ کا بیان اور عموم سے حجت پکڑی ہے لہذا اس بنیاد پر جب عورت کسی نمازی اور اس کے سترہ کے درمیان سے گزرے یا نمازی اور اس کی سجدہ گاہ کے درمیان سے گزرے تو اس پر نمازی پر نمازی کو دہرانا واجب ہو گا الا یہ کہ وہ نمازی مقتدی ہو کیونکہ مقتدیوں کے لیے امام کا سترہ معتبر ہوتا ہے لہذا کسی آدمی کے لیے ان مقتدیوں کے آگے سے گزرنا جائز ہے جو امام کے پیچھے نماز ادا کر رہے ہوں اور گزرنے والا گناہ گار نہیں ہو گا لیکن مقتدیوں کے علاوہ کسی شخص کے سامنے سے گزرنا حرام ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

"لو يعلم المارُّ بين يدي المُصلّي ماذا عليه من الإثم، لكان أن يقف أربعين، خيرا له من أن يمرّ بين يديه"[2]

"اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو پتہ چل جائے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو وہ چالیس (سال) تک بیٹھے رہنا اپنے لیے بہتر سمجھے۔"

بزار نے روایت کیا ہے کہ حدیث میں موجود "أربعين" [3] سے چالیس سال مراد ہے۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمة اللہ علیہ)

[1]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث(511)

[2]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث(488) صحیح مسلم رقم الحدیث(507)

[3]۔البحر الزخار رقم الحدیث(3198)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 181

محدث فتویٰ